

قبر اس پردہ نشیں کی کیوں چھپاتا ہے فلک
 بعد مُردن بھی وہی ہے پردہ داری ہائے ہائے
 تا کجا یہ کوچہ گردی اب تو مرنے دے مجھے
 اے دل شوریدہ کب تک ذوق خواری ہائے ہائے
 بے خودی گور غریباں تک تو ہی لے چل مجھے
 تو ہی بتلا دے پتا اے بے قراری ہائے ہائے
 بائیسواں سین — چمن تربت لیلی

مجنوں

اے اجل اس سر زمیں سے آتی ہے بوئے صنم
 بس یہیں تیار ہو تربت ہماری ہائے ہائے
 شمع مدفن کی طرف کھنچتا ہے دل پروانہ وار
 (لیلی کے تصور سے)

ہے یقیں مجھ کو یہ ہے تربت تمہاری ہائے ہائے
 حیف مجھ کم بخت کی آفت نہ راس آئی تجھے
 خاک میں مل جائے میری دوست داری ہائے ہائے
 تاب غم تجھ کو نہ تھی اصلاً کہ تھی نازک ادا
 ہو سکی تجھ سے نہ میری غم گساری ہائے ہائے
 سخت نادم ہوں نہ ہوتا آہ میں اے کاش اثر
 چل گئی برجھی ترے سینے پہ کاری ہائے ہائے
 بے قراری نے مری بجلی گرائی تجھ پہ حیف
 اس دلِ مضطر کی ہے تقصیر ساری ہائے ہائے
 زہر غم تیرا برا ہو آہ تو نے کیا کیا
 جذب الفت سے تھی تجھ کو ساز واری ہائے ہائے
 سوتی ہو کس نیند میں دیکھو تو میرا حال زار
 ہائے اب تک ہے وہی غفلت شعاری ہائے ہائے

نہ پوچھ حالِ شہیدِ الفت کہ شمعِ مدفن ہے داغِ حسرت
 بسی ہے بوئے وفا سے تربت کہ چادر گل مہک رہی ہے
 یہ عشقِ خانہ خراب کیا ہے بتاؤ تو یہ عذاب کیا ہے
 جگر میں یہ التہاب کیا ہے یہ آگ کیسی بھڑک رہی ہے
 جو آہِ روشن کا اک شرارہ کبھی شبستانِ غم سے نکلا
 تو روشنی اس کی ایک مدت زمیں سے تا فلک رہی ہے
 (ہوا اب انسانِ ذلیل و احقر کہ ہے بدی میں بھی سب سے بد تر
 وگرنہ یہ بات پاک اکثر شریکِ بزمِ ملک رہی ہے)

تتمہ مرقع

(۲)

ہم^۱ سے کب جلوہ ترا دیکھا گیا
 مژدہ دیدار سے غش آ گیا
 (سر گیا اس راہ میں اچھا گیا
 میرے سر سے کب ترا سودا گیا
 ظلمتِ حیرت سے یا رب دے نجات
 اس اندھیرے گھپ میں دل گھبرا گیا)

((قطع ہے اس راہ میں پائے تلاش
 پا گیا تیرا نشان میں پا گیا))

(سنتے ہیں وہ یار کا جلوہ نہ تھا
 حضرت موسیٰؑ کو کیوں غش آ گیا)

۱۔ صنفِ کلام : غزل ، بحرِ رمل مجزو و محذوف یا مقصور۔ وزن :
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلن (یا رکن آخر) فاعلان ، دوبار۔ قصد شاعر :
 معرفت الہی -

صبر و ادراک و متاعِ جان و دل
 جو گیا اس راہ میں اچھا گیا
 (دل لگا کر اس سے ہم رسوا ہوئے
 پوچھیے دل سے کہ تیرا کیا گیا)

(کیا کہوں جلوہ فروزی حسن کی
 دیکھتے ہی دیکھتے غش آ گیا)

وہ اٹھے پہلو سے موت آئی مری
 چھٹ گئیں نبضیں پسینا آ گیا

کیا کہوں عالم ہجوم یاس کا
 ابرسا اک دل پہ میرے چھا گیا

سمجھے تھے مرزا سے ہوگا غم غلط
 ایسی باتیں کیں کہ دم گھبرا گیا

ختم شد